روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | اتوار ۲۴۔ رجب ۱۴۱۱ھ ۱۰۔ تبلیغ ۱۳۷۰ ہش ۱۰۔ فروری ۱۹۹۱ء | نمبر ۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیفیتوں سے بھری نماز کا مطلب

"علم بڑھانا اور گہری نظر سے کائنات کا مطالعہ کرنا خدا تعالیٰ سے شناسائی حاصل کرنا اور حواس خمسہ جو خدا تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں ان کے ذریعے خدا کی حمد تک پہنچنا، یہ وہ مضمون ہے جس کا زندگی کے ہر لمحے سے تعلق ہے اور ہمارے گرد و پیش یہ مضمون بنتا چلا جاتا ہے۔ اگر ہم ہوشمندی کے ساتھ محسوس کریں کہ ہم کیسے رہ رہے ہیں اور اپنے ماحول کے اثرات کو خدا تعالیٰ کی حمد کے ساتھ باندھنا سیکھ لیں۔ پھر جب آپ نماز میں داخل ہونگے تو وہ نماز کیفیتوں سے بھری ہوئی ہوگی۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہم کو عقل سے بھی کام لینا چاہیئے کیونکہ انسان عقل کی وجہ سے مکلّف ہے۔ کوئی آدمی بھی خلافِ عقل باتوں کے ماننے پر مجبور نہیں ہو سکتا۔ قویٰ کی برداشت اور حوصلہ سے بڑھ کر کسی قسم کی شرعی تکلیف نہیں اٹھوائی گئی (۔۔۔) اللہ تعالیٰ کسی کی طاقت سے زیادہ اسے مکلّف نہیں کرتا۔ (اس) سے صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام ایسے نہیں جن کی بجا آوری کوئی کر ہی نہ سکے۔ اور نہ شرائع و احکام خدا تعالیٰ نے دنیا میں اس لئے نازل کئے کہ اپنی بڑی فصاحت و بلاغت اور ایجادی قانونی طاقت اور پیسس طرازی کا فخر انسان پر ظاہر کرے۔ اور یوں پہلے ہی سے اپنی جگہ ٹھان رکھا تھا کہ کہاں بیہودہ ضعیف انسان اور کہاں کا ان حکموں پر عمل درآمد؟ خدا تعالیٰ اس سے برتر و پاک ہے کہ ایسا لغو فعل کرے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۹)

"اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو تو عقل سے کام لو۔ فکر کرو۔ سوچو۔ تدبّر اور فکر کے لئے قرآن کریم میں بار بار تاکیدیں موجود ہیں۔ کتابِ مکنون اور قرآن کریم میں فکر کرو اور پارسا طبع ہو جاؤ۔ جب تمہارے دل پاک ہو جائیں گے اور ادھر عقل سلیم سے کام لوگے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ پھر ان دونوں کے جوڑ سے وہ حالت پیدا ہو جائے گی کہ "اے ہمارے رب تو نے اس کو باطل نہیں پیدا کیا پاک ہے تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا" تمہارے دل سے نکلے گا۔ اس وقت سمجھ میں آجائے گا کہ یہ مخلوق عبث نہیں بلکہ صانع حقیقی کی حقانیت اور اثبات پر دلالت کرتی ہے۔ تاکہ طرح طرح کے علوم و فنون جو دین کو مدد دیتے ہیں۔ ظاہر ہوں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۱-۴۲)

تقریب شادی

مکرم افضل طاہر صاحب چوہدری ایم ایس سی (ایگریکلچر) آنرز ابن مکرم مولانا محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ کراچی۔ کی شادی کی تقریب مورخہ ۷ جنوری ۱۹۹۱ء کو لاہور میں منعقد ہوئی۔ ۵ جنوری کو بارات کراچی سے لاہور کے لئے روانہ ہوئی۔ ۷ جنوری کو ۸ بجے شب رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی اور اسی وقت مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی سلسلہ لاہور نے عزیز کے نکاح کا اعلان مبلغ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ سیدہ زیبا تنویر صاحبہ بنت سید یعقوب احمد شاہ صاحب آف رحمان پورہ لاہور کے ساتھ کیا۔

مورخہ ۱۳ جنوری کی شب علیگ لائنز گلشن اقبال کراچی میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے آخر میں اجتماعی دعا ہوئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور ثمراتِ حسنہ کا موجب بنائے۔

یومِ فضلِ عمر

تمام جماعتوں کے امراء، صدر صاحبان، سیکرٹریان اصلاح و ارشاد اور مربیان حسب سابق ۲۰ فروری ۱۹۹۱ء کو بروز بدھ یا اپنے اپنے حالات کے مطابق اس تاریخ سے پہلے یا بعد میں یوم فضل عمر کے پروگرام کو کامیاب طور پر منائیں۔

اسیرانِ راہِ مولیٰ کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

جو لوگ خدا کے لئے مرتے ہیں انہیں کوئی شخص مار نہیں سکتا

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

"گذشتہ جنگِ عظیم میں ایک جرمن بڑھیا کے متعلق اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ اس کے سات بچے تھے اور اس نے ساتوں بچے ملک کی خدمت کے لئے میدانِ جنگ میں بھیج دیئے اور پھر وہ سارے کے سارے مارے گئے۔ جب اس کا آخری بچہ بھی مارا گیا تو گورنمنٹ کی طرف سے وزیر کو ہدایت کی گئی کہ وہ اس بڑھیا سے خود اظہار ہمدردی کرے۔ جب اسے بلا کر بتایا گیا کہ اس کا آخری بیٹا بھی جنگ میں مارا گیا ہے تو ایک طرف غم کے مارے اس کی کمر جھکی چلی جا رہی تھی اور دوسری طرف اس خیال سے کہ اس کا بیٹا ملک کی خدمت کرتے ہوئے مارا گیا ہے اس نے کوشش کر کے اپنی کمر سیدھی کی اور پھر اپنے چہرہ کو خوش بناتے ہوئے قہقہہ لگایا اور کہا۔ کیا ہوا اگر میرا بچہ مارا گیا ہے۔ وہ ملک اور قوم کی خاطر مارا گیا ہے۔

اگر ایک عورت، کافر عورت، ایسی قوم کی عورت جو توحید کے علم سے ناواقف تھی جو خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے پیار سے ناواقف تھی۔ ملک کی خاطر اپنے ساتوں بیٹے قربان کر سکتی ہے اور پھر اپنے آخری بچہ کی وفات پر اپنی کمر کو سیدھا کرتے اور اپنے چہرہ پر خوشی کے آثار ظاہر کرتے ہوئے قہقہہ لگا کر کہتی ہے کہ کیا ہوا اگر میرا بیٹا مارا گیا ہے وہ قوم اور ملک کی خدمت کرتا ہوا مارا گیا ہے تو ایک زندہ قوم۔ ایک موحد قوم۔ ایک خدا سے تعلق رکھنے والی قوم اور رات دن خدا تعالیٰ کے معجزات اور نشانات دیکھنے والی قوم کو کس طرح

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰ تبلیغ ۱۳۷۰ ہش ۱۰ ۔ فروری ۱۹۹۱ء

تسلیم و رضا کا اعلیٰ معیار

جماعت کی ترقی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ۔ لیکن ایک حصّہ اس نے از خود ہمارے ہاتھ میں بھی دے رکھا ہے ۔ اور وہ اسطرح کہ جس جس طرح اور جب جب جماعت جتنے اچھے روحانی اور اخلاقی معیار پر ہوگی اتنی ہی زیادہ ترقی ہوگی ۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم روحانیت اور اخلاقیات کی تو پرواہ نہ کریں اور اللہ تعالیٰ ہمیں ترقی پر ترقی دیتا چلا جائے ۔ اللہ تعالیٰ کام تو کرتا ہے لیکن ان کے جو اس کے ہو جاتے ہیں جو اس کی رضا کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں ۔ جو اس کے احکام کو سر آنکھوں پر رکھتے ہیں اور اسی کی راہیں اختیار کرتے ہیں ۔

ایک بات جس کی اشد ضرورت ہے اور جس کی طرف حضرت امام جماعت ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کئی بار توجہ دلا چکے ہیں یہ ہے کہ ہماری گھریلو زندگی اور ہماری معاشرتی زندگی نہائت صاف ستھری ہونی چاہیئے ۔ جماعت کی ترقی اور جماعت کی روحانیت کیلئے یہ از بس ضروری ہے کہ ہم سب ایک ہوں ۔ ہم سب ایک دوسرے سے پیار کرنے والے ہوں ۔ ہم سب ایک دوسرے کا احترام کرنے والے ہوں ۔ ہم کسی کا حق نہ ماریں ۔ اور اپنے بھائیوں کو اپنا بھائی سمجھ کے ان کی خدمت کریں ۔ اور اس خدمت کے معیار کو اعلیٰ درجہ تک پہنچا دیں ۔

سیّدنا حضرت امام جماعت ایّدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز ایک خطبہ میں فرماتے ہیں :

"جماعت کے اندر اخلاص کا جو اعلیٰ معیار پایا جاتا ہے ۔ تسلیم و رضا کا جو اعلیٰ معیار پایا جاتا ہے اس کے نتیجہ میں خدا کے فضل کے ساتھ وہ تبدیلیاں پیدا ہونی شروع ہوئیں ۔ کچھ اس لئے بھی تبدیلی آئی کہ ابتلاء کا دَور نگاہوں کے سامنے آگیا ۔ جب خطرات بڑھتے ہیں تو اندرونی اصلاح کا ایک نظام خود بخود چل پڑتا ہے ۔ جب غیر حملہ کر رہا ہو تو آپس کا بھائی چارہ پہلے کی نسبت بہت بہتر شکل اختیار کر جاتا ہے ۔ اس لئے کہ یہ بھی ایک طبعی بات ہے ۔ اس کے نتیجہ میں تقویٰ اللہ پیدا ہوتا ہے ۔ جتنا بھی تقویٰ اللہ پیدا ہو جماعت سے محبت ہو تو وہ توحید انسان کے جسم میں سرائت کرنے لگ جاتی ہے ۔"

یہ باتیں حضور انور نے اس سلسلہ میں فرمائی ہیں کہ جماعت میں اگر لوگ آپس میں جھگڑتے ہیں تو حضور کے خطبات کے ذریعہ ایک روحانی تبدیلی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے ۔ اور جھگڑے مٹنے لگتے ہیں اور جماعت ایک جسم واحد بنتی چلی جاتی ہے ۔ یہی تقویٰ ہے ۔ یہی توحید کی بنیاد ہے ۔ اور یہی وہ بات ہے جسے ہم خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنا کہہ سکتے ہیں اور یہی وہ بات ہے جو جماعت کی روز افزوں ترقی کیلئے نہائت ضروری ہے ۔

تیل کے بدلے بہایا ہے لہُو
ایک صحرا کو کیا ہے سُرخ رُو
خاک و خاکستر بنے ارضِ عراق
اتحادی فوج کی ہے آرزو

ابوالاقبال

راحت ملے کہ رنج ، ترے نام پر ملے
جو کچھ مجھے ملے ، وہ ہر اک گام پر ملے

مَیں تجھ سے مانگتا بھی ہوں اور ہوں خموش بھی
تیری رضا سے ، اور ترے اقدام پر ملے

تدبیر کیوں نہ میری ستارہ شناس ہو
انعام مجھ کو غیر کے الزام پر ملے

ہر درد مجھ کو وجہِ مسرّت بنا رہا
اور دُکھ ملے تو خواہشِ آرام پر ملے

جو بات تُو نے کی مری بہبُود کے لئے
طعنے ملے تو اک اُسی پیغام پر ملے

میری نظر سے اُن کا تعاقب نہ چھُٹ سکا
دَر پر ملے کبھی وہ ، کبھی بام پر ملے

ترکِ تعلقات تکلّف نہیں تو کیا
ہم تو ہر ایک راہ میں ہر گام پر ملے

زینہ بہ زینہ مَیں تو ترے پاس آسکا
یہ اَور کون تھے جو مجھے بام پر ملے

شہروں میں ایک گھونٹ بھی پانی نہ مل سکا
صحراؤں میں سراب ہر اک گام پر ملے

کیا مل سکا نسیمؔ کو اور کیا نہ مل سکا
بس کچھ فریب ہیں جو مرے نام پر ملے

نسیمؔ سیفی

احمدی شعراء کی خدمت میں

ادارہ الفضل آپکی معیاری نظموں / غزلوں کا ہمیشہ منتظر رہتا ہے ۔ ہمارے قارئین کے لئے آپ کے اشعار دلی تسکین کا باعث ہیں ۔
امید ہے آپ یاد دہانی کے بغیر بھی اپنا کلام عنائت فرماتے رہیں گے ۔

ادارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا سید احمد علی شاہ

حرم پاک پر ابرہہ کی یورش

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا
کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے کچھ عرصہ پیشتر جب ابرہہ بادشاہ اپنے ہاتھی اور لشکر کے ساتھ خانہ کعبہ کو گرانے اور نابود کرنے کا بد ارادہ کر کے مکہ معظمہ کی طرف چلا تو اس خبر سے عرب بے چین ہو گئے۔ آخر اس کے مقابلہ کے لئے ذونفر نامی ایک شخص تیار ہوا جو یمن کے سربرآوردہ لوگوں اور سابق حکمران خاندان میں سے تھا اس نے اپنی قوم اور عرب کے ان تمام لوگوں کو جنہوں نے اس کی بات مانی۔ بلوایا تاکہ ابرہہ سے لڑیں اور بیت اللہ الحرام اور اس کے گرانے اور اس کے برباد کرنے کے اس ارادے کے خلاف جہاد کریں پھر ذونفر ابرہہ کے مقابل صف آرا ہوا اور جنگ کی لیکن شکست کھائی اور گرفتار ہو گیا چنانچہ اسے قیدی بنا کر ابرہہ کے پاس پہنچایا گیا جب اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو ذونفر نے کہا اے بادشاہ! ممکن ہے میرا آپ کے ساتھ رہنا مجھے قتل کرنے سے بہتر ہو اس لئے اسے قتل نہ کیا گیا۔ بلکہ سخت قید میں رکھا۔ پھر جب ابرہہ اپنے مخصوص مقصد کے لئے بڑھتا چلا گیا اور سرزمین خثعم میں آیا تو نفیل بن حبیب خثعمی نے خثعم کے دونوں قبیلوں اور عرب کے قبائل میں سے جو اس کے ساتھ ہوتے ان سب کو لیکر ابرہہ سے جنگ کی۔ ابرہہ نے اسے بھی شکست دی۔ نفیل بھی قید ہو گیا جب نفیل کے قتل کا بھی ارادہ کیا تو نفیل نے کہا اے بادشاہ! میں عرب میں آپ کا راہنما بن سکتا ہوں اور میرے سارے ساتھی قبائل آپ کی اطاعت و فرماں برداری کے کام آئیں گے۔ آخر اسے چھوڑ دیا گیا۔ جب ابرہہ طائف سے گذرا۔ تو بنی ثقیف کے لوگوں نے ابرہہ سے کہا ہم آپ کے غلام اور فرماں بردار ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ آپ کی رہنمائی کے لئے آدمی بھیجتے ہیں۔ دراصل یہ لوگ اپنے معبد لات کو بچانا چاہتے تھے جس کی وہ کعبہ کی طرح تعظیم کرتے تھے۔ چنانچہ بنو ثقیف نے مکہ تک اس کی راہنمائی کا سامان کیا۔ ابرہہ مغمس میں اترا تو تہامہ میں قریش کے کچھ اونٹ پکڑ کر لے گئے۔ جن میں حضرت عبدالمطلب بن ہاشم کے دو سو اونٹ بھی تھے۔ پہلے تو سب نے مل کر ابرہہ سے جنگ کا ارادہ کیا لیکن جب دیکھا کہ ہم مقابلہ نہیں کر سکتے تو مقابلہ کا خیال چھوڑ دیا۔

حناطہ اور حضرت عبدالمطلب

ابرہہ نے حناطہ الحمیری کو مکہ بھیجا اور کہا کہ شہر کے سردار اور بلند مرتبہ شخص کو میرا یہ پیغام دو کہ میں جنگ کرنے کو نہیں آیا بلکہ اس معبد کو گرانے آیا ہوں۔ اگر سردار جنگ کرنا نہ چاہیں تو اسے میرے پاس لاؤ چنانچہ وہ حضرت عبدالمطلب کے پاس آیا اور ابرہہ کا پیغام دے دیا تو حضرت عبدالمطلب نے کہا کہ ہمارے پاس بیت اللہ کو بچانے کی کوئی تدبیر نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ اس گھر کی (ابرہہ سے) حفاظت کرے تو وہ اس کا گھر ہے اور اس میں اس کی عظمت ہے اور پھر پیغام کے مطابق حضرت عبدالمطلب حناطہ کے ساتھ مع اپنے بعض بیٹوں کے ابرہہ کی لشکرگاہ میں پہنچے۔

ذونفر و انیس اور حضرت عبدالمطلب

حضرت عبدالمطلب نے ذونفر کو دریافت فرمایا جو آپ کا دوست تھا اور قید تھا۔ آپ نے اس سے کہا۔ اے ذونفر! ہم پر جو آفت نازل ہوئی ہے اس سے چھٹکارے کی کوئی تدبیر تیرے خیال میں ہے؟ ذونفر نے کہا میرے پاس کیا تدبیر ہو سکتی ہے؟ جو خود بادشاہ کے ہاتھوں گرفتار اور قتل کیا جانے والا ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ انیس نامی فیل بان میرا دوست ہے میں اس کو کہلا بھیجوں گا اور اس سے آپ کے متعلق سفارش کروں گا۔ آپ کی عظمت اسے بتاؤں گا اور استدعا کروں گا کہ آپ کے لئے بادشاہ کے پاس باریابی کی اجازت حاصل کرے پھر آپ خود جو مناسب سمجھیں اس سے گفتگو کرلیں۔ اور اگر موقع مل گیا تو وہ اس سے آپ کے لئے مناسب سفارش بھی کرے گا۔ حضرت عبدالمطلب نے فرمایا بس میرے لئے اسی قدر کافی ہے پھر ذونفر نے انیس سے کہلا بھیجا کہ عبدالمطلب قریش کے سردار ہیں اور مکہ والوں کی آنکھ کی پتلی ہیں۔ شہر میں شہریوں کو کھانا کھلاتے ہیں تو بیرون شہر پہاڑوں کی چوٹیوں پر وحشیوں کی ضیافت کرتے ہیں۔ ان کے دو سو اونٹ گرفتار ہو کر بادشاہ کے پاس پہنچ گئے ہیں۔ ان کے لئے باریابی کی اجازت حاصل کرو اور جو آپ کو نفع پہنچایا جا سکتا ہو پہنچاؤ۔

انیس نے کہا جو کچھ ہو سکے گا میں ضرور کروں گا۔ چنانچہ انیس نے ابرہہ سے گفتگو کی اور کہا آپ انہیں باریابی کی اجازت دیں کہ وہ اپنی کسی حاجت کے متعلق آپ سے گفتگو کرلیں۔

ابرہہ اور حضرت عبدالمطلب

ابرہہ نے آپ کو اجازت دے دی جب اس نے آپ کو دیکھا تو آپ کے جلال و عظمت سے بہت متاثر ہوا۔ اور خود تخت پر بیٹھا رہ کر آپ کو نیچے بٹھانا بھی مناسب نہ سمجھا اور یہ بات بھی پسند نہ کی کہ حبشی آپ کو تخت پر برابر بیٹھا ہوا دیکھیں چنانچہ ابرہہ خود تخت سے اتر کر فرش پر آبیٹھا اور آپ کو اسی فرش پر اپنے پہلو میں بٹھالیا۔ پھر ترجمان سے کہا۔ ان سے کہہ دے کہ آپ اپنی حاجت بیان کریں۔ ترجمان نے آپ سے یہی کہا تو عبدالمطلب نے کہا میری حاجت صرف یہ ہے کہ بادشاہ میرے دو سو اونٹ مجھے واپس کر دے۔ جو اس کے پاس پہنچ چکے ہیں۔ یہ جواب سن کر ابرہہ نے ترجمان سے کہا وہ آپ سے کہے کہ جب میں نے آپ کو دیکھا تو مرعوب ہو گیا تھا لیکن جب گفتگو سنی تو افسوس۔ آپ میری نظروں سے گر گئے۔ کیا آپ مجھ سے اپنے دو سو اونٹوں کے لئے کہتے ہیں جو میرے آدمی پکڑ لے آئے اور اس گھر کا خیال بالکل چھوڑ دیا جو آپ کا اور آپ کے باپ دادا کا دینی مرکز ہے جسے گرانے کے لئے میں آیا ہوں۔ آپ اس کے لئے کچھ نہیں کہتے؟ عبدالمطلب نے جواب دیا۔ میں اونٹوں کا مالک ہوں اور اس گھر کا بھی ایک مالک ہے وہی اس کی حفاظت کرے گا۔ ابرہہ نے کہا کہ وہ مجھ سے کیا بچائے گا؟ عبدالمطلب نے جواب دیا۔ "آپ جانیں اور وہ جانے۔"

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب ابرہہ نے حناطہ کو مکہ معظمہ بھیجا تھا تو عبدالمطلب کے ساتھ دو اور آدمی بھی ابرہہ کے پاس گئے تھے (یعنی ہجر بن نفاثہ بن عدی اور خویلد بن واثلہ ہذلی۔ یہ دونوں بنی بکر اور بنی ہذیل کے سردار تھے) انہوں نے ابرہہ سے کہا کہ اگر بیت اللہ کو نہ گرایا جائے تو تہامہ کی ایک تہائی آمدنی دی جائے گی۔ لیکن اس نے شرط ماننے سے انکار کر دیا بہرحال ابرہہ نے حضرت عبدالمطلب کے اونٹ واپس کر دئے۔ اونٹ واپس ملنے پر آپ بھی قریش کی طرف لوٹ آئے۔ اور اس واقعہ کی خبر دی اور لشکر کی غارت گری کے خوف سے انہیں مکہ معظمہ سے نکل جانے اور پہاڑیوں کی چوٹیوں اور گھاٹیوں میں پناہ گزین ہونے کا حکم دیا۔

حضرت عبدالمطلب کی اللہ تعالیٰ سے دعا

پھر حضرت عبدالمطلب اٹھے اور کعبۃ اللہ کے دروازے کا حلقہ پکڑ کر اللہ تعالیٰ سے التجا اور دعا کی اور ابرہہ اور اس کے لشکر کے مقابل اللہ تعالیٰ کی امداد کے طلبگار ہوئے آپ کے ساتھ قریش کی ایک جماعت بھی تھی اور پھر کعبہ کے دروازہ کا حلقہ پکڑ کر حضرت عبدالمطلب نے شعروں میں جو دعا کی اس کا ترجمہ یہ ہے کہ:-

یا اللہ! بندہ اپنی سواری کی حفاظت کرتا ہے تو بھی اپنے حرم پاک کے مال و متاع کی حفاظت فرما۔ ان کی صلیب اور ان کی قوتیں کل صبح تیری قوت پر غالب نہ آنے پائیں۔ اگر تو ہمارے قبلہ کو اس کی حالت پر اور ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دے اور ہمارے قبلہ کا بچاؤ نہ کرے تو تجھے اختیار ہے جو تجھے مناسب ہو وہ کر۔

(از سیرۃ ابن ہشام جلد اول مترجم صفحہ ۷۷ تا ۷۹)

دعائے عبدالمطلب کا نتیجہ

اس دعا کو جو کفر و جاہلیت کے زمانہ میں یعنی اسلام سے پہلے حضرت عبدالمطلب نے کی خدائے قادر مطلق نے کس طرح شرف قبولیت بخشا وہ قرآن کریم کی سورۃ الفیل میں مفصل موجود ہے کہ ابرہہ اور اس کے لشکر کا کیسا بدانجام ہوا۔ اور وہ چیچک وغیرہ سے سب تباہ و برباد ہوتے اور اسی میدان میں ناکام و نامراد ہو کر ڈھیر ہو کر رہ گئے۔ اس سے حضرت عبدالمطلب کا خدا تعالیٰ کی قدرت پر کامل ایمان اور دعا پر پختہ یقین ظاہر ہے۔ اے کاش آج بھی لوگ کسی حکومت (یہود و نصاریٰ) کی پناہ لینے کی بجائے خدا تعالیٰ کو پناہ گاہ یقین کر کے اسی کے آستانہ پر گریں اور دعائیں کریں تو وہ خدا۔ ہاں زندہ اب بھی دعاؤں کو سننے والا موجود ہے ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

استغفار کلید ترقیات ہے

ایک شخص نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اپنے قرضہ کے متعلق دعا کے واسطے عرض کی۔ فرمایا:

"استغفار بہت پڑھا کرو۔ انسان کے واسطے غموں سے سبکبار ہونے کے واسطے یہ طریق ہے۔ نیز استغفار کلید ترقیات ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ____ نون یسین

ایک گواہی

حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خاکسار (مدیر الفضل) کو فرمایا۔

"میں اوائل عمر میں قادیان میں دکان داری کرتا تھا۔ اور میرے قریب ہی لالہ ملاوامل صاحب اور لالہ شرم پت صاحب بھی دکان کرتے تھے۔ میں نے ایک دفعہ ان دونوں سے پوچھا (اور پوچھنے کی وجہ یہ تھی کہ یہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بہت قریب تھے) کہ آپ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کئی واقعات بیان فرمائے ہیں۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جس طرح حضرت اقدس نے بیان فرمایا ہے وہ واقعات اسی طرح ظہور پذیر ہوئے تھے تو لالہ ملاوامل صاحب نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ بھائی صاحب آپ نے یہ کیا پوچھا۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کبھی کوئی غلط بات نہ کہتے تھے اور نہ لکھتے تھے انہوں نے میرا ذکر کرتے ہوئے جتنے واقعات تحریر فرمائے ہیں۔ وہ سب ٹھیک اور درست ہیں۔ ان کی یہ بات سن کر میں نے لالہ شرم پت صاحب سے پوچھا کہ آپ کا کیا خیال ہے تو انہوں نے کہا کہ جو کچھ لالہ ملاوامل نے کہا ہے وہ بالکل درست ہے۔

محترم مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ بات ہماری تاریخ میں ضبطِ تحریر میں آجائے۔

مفید باتیں

سردی کا موسم ابھی گیا تو نہیں لیکن موسم گرما کی ہلکی ہلکی تیاری شروع ہو گئی ہے وہ اس طرح کہ گرمی سے بچنے کے لئے تدابیر اخبارات میں شائع ہونی شروع ہو گئی ہیں ایک تدبیر یہ سامنے آئی ہے کہ دو تین چمچے جَو کے جن کا چھلکا نہ اتارا گیا ہو چار گلاس پانی میں ڈالیں اور ان کو چولہے پر رکھ دیں چار پانچ چھوٹی الائچی بھی ڈال دیں۔ الائچی کے چھلکے بھی بیچ میں ڈالیں یعنی صرف دانے نہیں بلکہ دانے اور چھلکے دونوں۔ اسے دو چار دفعہ ابل جانے دیجئے۔ پانی کا رنگ بدلنا شروع ہو جائے گا۔ کچھ دیر بعد اتار لیں اور اس میں میٹھا، تھوڑا سا دودھ، اور تھوڑا سا عرق گلاب ڈال کر پئیں۔ گرمی میں یہ مشروب خاصا مفید ثابت ہوتا ہے اگر دن میں دو دفعہ پیا جائے تو بہت اچھا ہے۔ اس میں کئی چھوٹی چھوٹی بیماریوں کا علاج بھی پوشیدہ ہے۔

کچی لسی تو اکثر پی ہی جاتی ہے گرمیوں میں ایک چوتھائی گلاس دودھ کا اور ۳ حصے پانی، اس میں میٹھا اور عرق گلاب ملائیں اگر اسے موسم گرما کے آغاز ہی میں پینا شروع کر دیا جائے اور سارے موسم گرما میں ہی پیتے رہیں تو گرمی دانے بھی نہیں نکلیں گے۔ اگر اس کے پینے کے باوجود گرمی دانے نکل آئیں تو سمجھ لیجئے کہ آپ تھوڑی مقدار میں پی رہے ہیں۔ خاص طور پر بچوں کو اس مشروب کا پلانا نہایت مفید ہے۔

شہد پانی میں ملا کر بھی پیئیں۔ اس میں تھوڑا سا سرکہ ڈال لیں۔ تو یہ نہ صرف ایک پسندیدہ مشروب ہو گا بلکہ کئی بیماریوں کو بھی دور کرے گا۔

گل قند بھی بہت مفید ہے۔ گل قند آپ گھر میں بنا سکتے ہیں۔ ایک مرتبان میں گلاب کے پتے اور چینی تہہ بہ تہہ رکھیں اور اس کا منہ بند کر کے دھوپ میں رکھ دیں۔ اگر یہ مرتبان ایک مہینہ دھوپ میں پڑا رہے تو نہایت مزیدار اور مفید گل قند بن جائے گی اس کے کھانے سے قبض بھی دور ہوتی ہے اور پاکیزہ بھی۔ کہتے ہیں کہ خون میں جو اَیرا غیرا چیزیں شامل ہو جاتی ہیں۔ انہیں بھی نکال باہر پھینکتی ہے۔ اور اس طرح خون کو صاف کرتی ہے۔ اس کے کھانے کی مقدار ایک سے دو چائے کے چمچے صبح کے وقت یا سونے کے وقت

اگر آملے کا سفوف ایک گلاس پانی کے ساتھ نصف چائے کا چمچہ کھایا جائے تو اس سے گرمی بھی دور ہوتی ہے اور قبض بھی۔ آملے کا مربہ بھی بہت مفید ہے گرمی کو دور کرتا ہے اور دل کی دھڑکن کو نارمل پوزیشن میں لانے میں مدد کرتا ہے۔

اسی طرح ایک اور چیز جو ان دنوں مفید ہو سکتی ہے۔ وہ اسپغول ہے اسے دہی میں ملا کر کھائیں۔ اگر منہ میں چھالے ہوں تو وہ بھی اس سے دور ہو سکتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ معدے کے السر کے لئے بھی یہ چیز خاصی مفید ہے اسپغول پانی کے گلاس میں بھی ڈال کر پیا جا سکتا ہے۔ لیکن پانی کے گلاس میں اسپغول ڈالتے ہی اس کو خوب اچھی طرح ہلائیں۔ عام طور پر ایک چائے کا چمچہ کافی ہوتا ہے۔ لیکن اگر ضرورت پڑے تو دو چمچے بھی پانی میں ڈالے جا سکتے ہیں یہ چیز پیچش کے لئے بھی مفید پائی گئی ہے

(یہ بتانا ضروری ہے کہ یہ باتیں ہم نے ڈان میں مہر دوسان MEHER DOSSAN کے ایک مضمون سے لی ہیں۔)

امریکی عرب ⟫ امتیازی سلوک؟

امریکہ میں رہنے والے اور امریکی شہریت رکھنے والے عربوں کے ساتھ خالص امریکی لوگ امتیازی سلوک روا رکھنے لگے ہیں۔ ہم نے پہلے بھی ایک شذرہ میں اپنے قارئین کو بتایا تھا۔ کہ یہ عرب گالیاں بھی سنتے ہیں۔ اور بعض اوقات اُن کی پٹائی بھی کی جاتی ہے۔ گذشتہ دنوں ان عربوں کا ایک وفد صدر بش سے وہائٹ ہاؤس میں ملا۔ صدر بش نے انہیں یقین دلانے کی کوشش کی کہ امریکہ میں کسی قسم کا امتیازی سلوک برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہیں اس بات سے رنج ہوا ہے کہ بعض خبروں میں یہ بتایا گیا ہے کہ امریکی عرب جو لمبے عرصے سے امریکہ میں رہ رہے ہیں۔ ان کے ساتھ اسلئے امتیازی سلوک کیا جا رہا ہے۔ کہ ملک سے باہر ایک علاقے میں حالات خراب ہیں۔ یعنی خلیج کے علاقے میں۔ صدر بش نے کہا کہ امریکہ میں اس بات کا کوئی امکان نہیں ہونا چاہیئے کہ یہاں بسنے والے لوگ ایک دوسرے سے امتیازی سلوک کریں۔ انہوں نے کہا کہ میں ہر ممکن کوشش کر کے اپنا یہ پیغام سب لوگوں تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ اور عربوں کے لئے خاص طور پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ امریکہ میں ہم سب کو مل جل کر رہنا ہے۔ یہاں کسی سے ایسا امتیازی سلوک نہیں ہونا چاہیئے جو اسکی عزت اور اس کے وقار کو ٹھیس پہنچائے۔

کہنے کی بات اور ہے اور کرنے کی بات اور۔ اگر گلی کوچوں میں، گاڑیوں میں اور بازاروں میں عربوں کی ہتک کی جا رہی ہو اور انہیں مارا پیٹا بھی جا رہا ہو۔ اور یہ محض اسلئے کہ امریکی فوجی خلیج کے تنازعے کے سلسلے میں عراق کے ساتھ برسرپیکار ہیں۔ تو جب تک ایسے واقعات کے سلسلے میں قانون حرکت میں نہیں آتا۔ اسوقت تک یہ کہنا کہ امریکہ میں امتیازی سلوک کا کوئی امکان نہیں ہے۔ درست نہیں ہو سکتا اس سلسلے میں امریکہ کو بہت کچھ کرنا چاہیئے آخر جو لوگ ایک لمبے عرصے سے امریکہ میں رہ رہے ہیں۔ اور امریکہ کے وفادار ہیں۔ اگر امریکہ باہر کسی اور ملک سے برسرپیکار ہوتا ہے تو وہ امریکہ کی مخالفت نہیں کرتے۔ تو پھر محض اسوجہ سے کہ وہ اصلی امریکن نہیں ہیں۔ بلکہ اصل میں عرب ہیں۔ ان کی مخالفت کرنا حماقت ہے اور یہ حماقت اسوقت امریکہ میں کی جا رہی ہے۔

کیوبا بھی

کیوبا نے بھی افریقہ اور مشرق وسطی کے ممالک کا ساتھ دیتے ہوئے اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کا فوری طور پر اجلاس بلا کر خلیج کی جنگ کو ختم کرانے کی کوشش کی جائے گذشتہ روز سیکورٹی کونسل نے کہا تھا۔ کہ خلیج کی جنگ کے متعلق بحث کرنے کو ملتوی کر دیا گیا تھا۔ تقریباً اسی روز کیوبا نے ایک خط میں اس بات کا اظہار کیا کہ وہ خلیج کے علاقے میں امن چاہتا ہے اور جلد از جلد خلیج کی جنگ کو روکنے کیلئے ہر ممکن اقدام کرنے کے حق میں ہے۔ سیکورٹی کونسل کے جو اراکین خلیج کے متعلق بحث کرنے کی مخالفت کرتے ہیں۔ انہوں نے ایسی ہی ایک تجویز کو گذشتہ ہفتے رد کر دیا تھا۔ یہ تجویز الجیریا، لیبیا، ماریطانیہ، مراکش، تیونس، اردن، سوڈان اور یمن کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ کونسل کے دس غیر مستقل اراکین میں کیوبا اور یمن بھی شامل ہیں۔ پانچ مستقل اراکین برطانیہ، چین، فرانس، سوویٹ یونین اور امریکہ ہیں۔ امریکہ، سوویٹ یونین اور برطانیہ نے فرانس اور گلف کی اتحاد کونسل سٹیٹس کی پشت پناہی سے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ اس قسم کی بحث نہیں ہونے دیں گے۔ سعودی عرب، بحرین، متحدہ امارات کویت، عمان اور یمن گلف اتحادی کونسل کے ممبر ہیں۔ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ جب تک عراق کویت سے نکلنے کا ارادہ ظاہر نہیں کرتا۔ اس وقت تک اس قسم کی کوئی بحث نہیں ہو سکتی۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ عراق کو کویت ضرور خالی کر دینا چاہیئے۔

ایرانی سفیر کا بیان

اقوامِ متحدہ میں ایران کے سفیر کمال خرازی نے صدر صدام حسین کے اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوے کی تردید کی ہے۔ کہ ایران اور عراق دونوں سمجھتے ہیں کہ خلیج کی جنگ اسلام اور کفر کی جنگ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جنگ ایمان لانے والوں اور کافروں کی جنگ نہیں ہے۔ یہ بات انہوں نے ایک امریکی ٹیلیویژن پر انٹرویو دیتے ہوئے کہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے خیال میں یہ جنگ ہے۔ طاقت آزمائی کی۔ اور اسی لئے ہم نے عراق کی کویت پر قبضہ کرنے کی مذمت کی ہے۔ صدر صدام نے ایک انٹرویو میں جو بغداد میں ریکارڈ کیا گیا تھا۔ اور جسے کیبل نیوز نیٹ ورک نے ریکارڈ کیا تھا۔ کہا تھا کہ اسلامی ایران اور عراق کے ایک جیسے خیالات ہیں۔ دونوں یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جنگ اسلام اور کفر کے درمیان لڑی جا رہی ہے۔ خرازی نے اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ ایران اپنی لاتعلقی پر قائم ہے۔ یہ اس جنگ میں نہ عراق کی طرف ہے اور نہ اتحادیوں کی طرف۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جو جہاز عراق سے اڑ کر ایران پہنچ رہے ہیں۔ انہیں ضبط کر لیا جائے گا یعنی اسوقت تک جب تک کہ جنگ ختم نہیں ہو جاتی۔

جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ اگر جنگ میں اسرائیل اپنے آپ کو ملوث کرے اور عراق پر حملہ کر دے تو کیا وہ اپنی پوزیشن بدل لیں گے۔ اس کا جواب انہوں نے نہیں دیا۔

انہوں نے مزید کہا کہ اگرچہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ فلسطینیوں کی آزادی ہمارا بنیادی مسئلہ ہے ہم اپنی خارجہ پالیسی میں اسے بہت اہمیت دیتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہم یہ نہیں سمجھتے کہ فلسطینیوں کی آزادی کے لئے کویت پر قبضہ کرنے کا جواز موجود ہے۔ اسی لئے سب سے پہلی بات جو اسوقت کی جانی چاہیئے وہ یہ ہے کہ عراق کویت سے اپنی فوجیں نکال لے۔ اور کویت کی سابق حکومت بحال ہو جائے۔ سفیر موصوف نے مزید کہا کہ امریکہ کی فوجوں کا اس علاقے میں موجود ہونا ہمارے خیال میں کویت کی آزادی سے بہت آگے بڑھ جانے والی بات ہے۔ ہم امریکہ کی فوجوں کی موجودگی کے خلاف ہیں اور اس لئے ہم نے جھگڑے میں ملوث ہونا پسند نہیں کیا نہ ہم اپنے آپ کو آئندہ اس جھگڑے میں ملوث کریں گے۔

سفیر موصوف نے جو بیان دیا ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایران موجودہ حالات میں کسی طرح بھی عراق کی کوئی مدد کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ وہ اپنی خواہش کا اظہار تو کرتا ہے لیکن اس کے لئے کسی ٹھوس کوشش کا ارادہ نہیں کرتا۔

اگر وہ جنگ میں ملوث ہو جائے تو دو ہی صورتیں ہیں کہ اتحادیوں کا ساتھ دے تو عراق کی مخالفت کرے اور عراق کا ساتھ دے تو اتحادیوں سے دشمنی مول لے۔ اور اسوقت یہ ان دونوں باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی نہیں کرنا چاہتا۔

بغداد میں مغربی صحافی

کیبل نیوز نیٹ ورک کے بغداد میں مقیم نمائندے نے بتایا ہے کہ صدر صدام حسین نے یورپ کے ۱۵ صحافیوں کو دعوت دی ہے کہ وہ بغداد آئیں اور حالات کا مطالعہ کریں یہ صحافی پیٹر آرنٹ PETER ARNETT ہے اور یہ واحد امریکی صحافی ہے جو بغداد میں اس وقت مقیم ہے۔ اس نے کہا کہ ان صحافیوں میں جنہیں بلایا گیا ہے۔ ٹیلیویژن کے لوگ بھی شامل ہوں گے۔ اور یہ حالات کا مطالعہ کریں گے اب جب کہ یہ خبر ہم اپنے اخبار شائع کر رہے ہیں۔ اس بات کا امکان ہے کہ یہ پندرہ کے پندرہ صحافی بغداد جا چکے ہوں اور انہوں نے اپنی اپنی رپورٹیں اپنے اخباروں کو یا اپنے ٹیلیویژن اداروں کو پیش کر دی ہوں۔ پیٹر آرنٹ نے یہ بات بتانے سے ایک روز قبل صدام حسین سے انٹرویو کیا تھا اور یہ تاثر لیا تھا۔ کہ وہ مغرب کے ساتھ یا سی این این کے نمائندے کے ساتھ بات کر کے موجودہ کیفیت سے دنیا کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔ آرنٹ نے کہا کہ ان کا رویہ دوستانہ تھا۔ اور وہ بڑے تحمل کے ساتھ یہ بات کہہ رہے تھے کہ وہ مغربی پریس کے ساتھ رابطہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ خبر آرنٹ نے اسوقت فراہم کی جبکہ ہوائی حملہ ہو رہا تھا اور گولہ باری کی وجہ سے روشنی ختم ہو گئی۔ اور کیمرہ تصویریں نہ لے سکا البتہ انہوں نے ریکارڈنگ مکمل کر لی۔ اور ریکارڈنگ مکمل کرنے کے بعد آسمان کی طرف دیکھا تو میزائل داغے جا رہے تھے۔ اس خبر سے بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے۔ کہ یا تو صدام حسین مغربی صحافیوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اتحادیوں نے وہاں کس قدر بربادی کا سامان کیا ہے۔ یا وہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ باوجود اتنی گولہ باری کے وہاں کوئی نقصان نہیں ہوا یا قابل ذکر نقصان نہیں ہوا۔ اور وہاں کے لوگ اپنے آپ کو امن میں سمجھتے ہیں۔ جب تک پندرہ صحافیوں کی رپورٹیں ان کے اخبارات میں شائع نہیں ہو جائیں یا ان کے ٹیلیویژن یا ریڈیو سے نشر نہیں ہو جاتیں اس وقت تک کچھ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کہ صدر صدام نے ان صحافیوں کو کیوں بلایا ہے۔

عراق کے کیمیاوی ہتھیار

خلیج کی جنگ میں شروع ہی سے ایک خطرہ منڈلاتا رہا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ عراق کے پاس جوہری ہتھیار ہیں اور وہ کسی وقت بھی ان جوہری ہتھیاروں سے کام لے سکتا ہے۔ یہ جوہری ہتھیار بہت بڑے پیمانے پر تباہی برپا کر سکتے ہیں۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ یہ جوہری ہتھیار تباہ کر دیئے گئے کبھی پھر اس خطرے کا اظہار کیا جاتا ہے کہ کسی وقت بھی عراق جوہری ہتھیار استعمال کر سکتے ہیں۔ اب سوویت یونین کے فوجی افسروں اور ماہرین نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ عراق کسی وقت بھی جوہری ہتھیار استعمال نہیں کرے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ امکان ضرور ہے کہ کسی وقت بھی کیمیاوی یا جراثیمی جنگ کا آغاز ہو جائے گذشتہ روز عراقی صدر صدام حسین نے ایک انٹرویو میں جو کیبل نیوز نیٹ ورک کو دیا گیا تھا اتحادیوں کو متنبہ کیا گیا کہ عراق کے میزائلز کسی وقت بھی جوہری یا کیمیاوی ہتھیاروں سے حملہ کر سکتے ہیں روس کی فوجوں کے جنرل شاف نے بتایا کہ روس نے عراق کو کبھی جوہری ہتھیار یا ان کے اجزاء فروخت نہیں کئے۔ انہوں نے بڑی سختی سے اس بات کی تردید کی اور کہا کہ صدر صدام نے جو کچھ کہا ہے۔ وہ سراسر جھوٹ ہے ایک اور ماہر معاشیات نے جس نے عراق کی اقتصادیات کا کئی سال تک گہرا مطالعہ کیا ہے کہا ہے کہ اس کے خیال میں عراق کے پاس جوہری ہتھیار موجود نہیں ہیں اگرچہ بغداد میں کیمیاوی اور جراثیمی اسلحہ تو موجود ہے۔ لیکن یہ بات شک و شبہ سے بالا ہے کہ جہاں تک جوہری ہتھیاروں کا تعلق ہے وہ وہاں موجود نہیں۔ جہاں تک زہریلی گیسوں اور جراثیم والے اسلحے کا سوال پیدا ہوتا ہے سوویت کیمیکل ٹروپس کے کمانڈر جنرل نے کہا ہے کہ عراق کے کیمیاوی ہتھیار ۲۰۰۰ سے ۴۰۰۰ ٹن تک ہو سکتے ہیں اور ان سب ہتھیاروں کو ۱۰ سے ۱۲ تنصیبات کے مقامات پر رکھا ہوا ہے۔ ان میں سے ایک جگہ سلمان ہے جو دراصل تحقیقات کا مرکز ہے۔ اور بغداد کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عراق کے پاس زہریلی گیسوں میں سے ایک گیس ٹاکسن بھی ہو سکتی ہے جس کا ۱۰۰ گرام کروڑ ہا کروڑ انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار سکتا ہے۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ اگر امریکی اتحادی فوجوں نے عراق پر حملوں کو اسی طرح جاری رکھا تو عراق کیمیاوی اور جراثیمی جنگ کا آغاز کر دے گا۔

"تحریک وقف عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہو جاتی ہے۔ یعنی وقف عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی عقلوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہیں اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے نیک نمونہ بنیں، ان کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ چنانچہ وقف عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔"

(روزنامہ الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء)

آپ کا خط ملا

"کسی خاص قوم میں ہی سنت (نیک لوگ) ہوتے ہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ عیسیٰ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صاحب کیا سنت (نیک لوگ) نہیں تھے؟ ہیں۔ ہندو مسلمان، عیسائی اور یہودی وغیرہ سبھی مذاہب میں سنت (نیک لوگ) دیکھے جاتے ہیں۔ ہمیں ان کے مذاہب پر نظر نہ دے کر ان کی روحانی اوصاف کی پیروی کرنی چاہیئے اسی طرح کسی خاص ملک یا خاص زمانہ سے بھی سنت لوگوں سے تنگ دلی نہیں کی جا سکتی۔ تمام ملکوں تمام زمانوں میں کوئی نہ کوئی سنت (خدا رسیدہ) موجود ہوتے ہی ہیں۔ سنت (نیک لوگ) ہی سماج (معاشرہ) کی زندگی ہیں۔ کوئی بھی سماج (معاشرہ) سنت (نیک لوگوں) کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔"

رسالہ کلیاں (ہندی) گورکھپور (انڈیا)
بابت ماہ اگست ۱۹۳۷ء

مرسلہ عبدالواحد ودیارتھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

۵۔ جون ۱۹۵۰ء کو رتن باغ لاہور میں حضرت فضل عمر نے فرمایا۔

میری طبیعت آج کل ایسی تو نہ تھی کہ میں کوئی تقریر کر سکتا۔ لیکن ایک دن جب مجھے شدید ہیٹ سٹروک کی تکلیف تھی اور میں سخت سر درد کی وجہ سے اپنے بستر پر پڑا ہوا تھا۔ لاہور کی لجنہ اماء اللہ کی چند عہدیدار میرے پاس ربوہ پہنچیں اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ بلوچستان جا رہے ہیں ہم چاہتی ہیں کہ آپ ہمارے اجتماع میں بھی ایک تقریر فرمائیں۔ فوری طور پر اپنی حالت کو دیکھتے ہوئے میرا خیال اس طرف گیا کہ میں انکار کر دوں۔ لیکن جب میں نے یہ دیکھا کہ میں تو اپنے کمرے میں بھی گرمی اور لُو لگنے کی وجہ سے بیمار ہوں اور یہ اس شدید گرمی میں لاہور سے چل کر آئی ہیں تو میں نے کہا کہ شاید میرا انکار اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو۔ چنانچہ میں نے تقریر کرنا منظور کر لیا۔ اور میں نے کہہ دیا کہ تقریر شام کے وقت رکھنا تاکہ گرمی میں باہر نکلنے سے مجھے تکلیف نہ ہو......

مجھے افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں چونکہ وقت کی پابندی کی عادت نہیں۔ اس لئے باوجود سمجھانے کے لجنہ اماء اللہ نے میری تقریر کے لئے ۵ بجے کا اعلان کر دیا۔ حالانکہ میں نے ۷ بجے کہا تھا یا زیادہ سے زیادہ ۶ بجے جب میں یہاں پہنچا اور میں نے اس کے متعلق پوچھا تو مجھے یہ جواب دیا گیا کہ چونکہ عورتیں وقت پر نہیں آتیں اسلئے دو گھنٹے پہلے کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ میں نے سمجھایا کہ یہ طریق درست نہیں۔ جلسہ کے وقت کا ہمیشہ صحیح اعلان ہونا چاہئے اور صحیح وقت پر جلسے کی کارروائی شروع کر دینی چاہیے۔ اسطرح بعد میں آنے والی خود بخود اپنے نقص کو دور کرنے کی کوشش کرینگی۔

حضرت فضل عمر نے ۳۱ جولائی ۱۹۵۰ء کو لجنہ اماء اللہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"ابتدائے آفرینش سے مرد اور عورت کی آپس میں مشارکت پائی جاتی ہے اور ان دونوں پر بعض ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن پر مذہبی کتب ہمیشہ سے بحث کرتی چلی آئی ہیں بائبل میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ عورت اس لئے پیدا کی گئی تاکہ مرد جنت میں اداس نہ ہو۔ لیکن قرآن کریم کہتا ہے کہ عورت کی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ ان دونوں کے لئے جنت بسے اور خدا تعالیٰ کا قانون دنیا میں جاری ہو۔ ان دونوں مقاصد میں زمین اور آسمان کا فرق ہے اور ظاہر ہے جو مقصد قرآن کریم نے انسانی پیدائش کا پیش کیا ہے وہ نہایت عالی شان ہے۔ دنیا میں عورت اور مرد مل کر ہی کام کرتے ہیں اور کوئی نئی بنیاد اس وقت تک قائم نہیں ہوتی جب تک عورت اور مرد دونوں مل کر کام نہ کریں۔ اگر عورتیں کمزور ہوں گی تو دین صرف مردوں سے نہیں پھیلے گا اور اگر مرد کمزور ہوں گے تو دین کا کام صرف عورتوں سے نہیں چلے گا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دین کی تعلیم میں عورتوں کو شامل رکھتے تھے۔ شروع سے آخر تک احکام اور انعامات میں بھی دونوں کا اکٹھا ذکر کیا گیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بعد کے زمانہ میں بدقسمتی سے بہت تغیر واقعہ ہو گیا ہے۔ ابتدائی زمانہ میں عورتیں خدمت دین کرتی تھیں اور ان میں خدمت کا احساس پایا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ جہاد میں بھی شریک ہوا کرتی تھیں وہ جنگی فنون سے واقف تھیں وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے ہوئے لفظ سے فائدہ اٹھانا چاہتی تھیں وہ اپنے قومی کاموں میں اپنے جذبات کی کوئی پرواہ نہیں کرتی تھیں۔ وہ قومی ذمہ داریوں کے سامنے اپنے ذاتی مفاد کو نظر انداز کر دیتی تھیں لیکن اس زمانہ میں یہ چیز ناپید ہے۔"

اعلان برائے لجنات

پہلی سہ ماہی کی رپورٹس چیک کی گئیں۔ بہت کم لجنات نے شعبہ تحریک جدید دفتر سوم کی رپورٹ دی ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام ممبرات چندہ تحریک جدید ادا کرتی ہیں۔ لیکن رپورٹ دینے میں سستی کی جاتی ہے۔ جماعت مقامی کے سیکرٹری مال سے تعاون کریں۔ ان سے تمام وعدہ کنندگان مستورات کی تعداد اور وعدہ جات کی رقوم معلوم کریں۔ اگر لجنہ کی کوئی رکن اس بابرکت تحریک میں شامل نہیں تو اس کے لئے کوشش کریں۔ اب دوسری سہ ماہی میں وعدہ جات کا کام مکمل کر کے مارچ میں رپورٹ دیں۔

خدا تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

سیکرٹری تحریک جدید
لجنہ پاکستان

مولانا غلام باری سیف

صحیح تلفّظ

مردان سے آدم خان صاحب لکھتے ہیں:

کچھ عرصہ سے اخبار الفضل میں غلطیہائے مضامین کے عنوان سے ایک کالم کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ جو بہت ہی مبارک اور مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ غالباً پانچ چھ سال کا عرصہ ہوا ہوگا کہ بی بی سی سے رضا علی عابدی صاحب ترکیب بیت المقدّس کے سلسلہ میں کافی عرصہ تحقیقی بیان دیتے رہے کہ صحیح ترکیب کیا ہے۔ اُس وقت میں محسوس کرتا رہا کہ رضا علی عابدی صاحب المقدّس کے حق بجانب ہیں۔ لیکن بعد میں مرا خیال ہے کہ وہ ہار مان گئے۔ براہِ کرم اس ترکیب کے متعلق وضاحت فرمادیں کہ کس وجہ سے المقدس کے لفظ کو المقدِس سے اوّلیت دیتے ہیں۔

سو واضح ہو کہ مَقدِس قدُس سے ظرف مکاں ہے جس کے معنے پاک جگہ کے ہیں (المعجم الاعظم جلد ۲) جو تالیف ہے محمّد حسن الاعظمی کی یہ معتمد عمومی ہیں رابطہ التالیف والترجمہ اور ازھر کے مشہور علماء سے ہیں۔ قاموس جلد اوّل نے بھی مَقدِس کہا ہے اور لکھا ہے۔ جیسے لفظ مَجلِس مختار فی صحاح اللغۃ میں محمّد بن ابی بکر رازی نے بھی لکھا ہے بیت المُقدّس اور وضاحت سے لکھا ہے کہ اسکے دال حرف پر شدّ بھی درست ہے اور بغیر شدّ کے بھی صحیح ہے یعنی مُقدّس بھی درست ہے اور مَقدِس بھی منجد نے المقدِس کے معنی المکان المُقدّس کئے ہیں۔ اُردو دائرہ معارف اسلامیہ یعنی اسلامی انسائیکلو پیڈیا جو پنجاب یونیورسٹی نے شائع کیا۔ اسمیں القدّس کے لفظ کے نیچے لکھا ہے "القدّس یروشلم کا عربی نام جسے قدیم مصنفین عام طور پر بیت المقدِس (بعض کے نزدیک المُقدّس) در اصل اس سے مراد ہیکل سلیمانی تھا۔

خاکسار نے اپنے زمانہ قیام عرب میں دیکھا عرب عموماً یروشلم کو قدس ہی کہتے ہیں اگر لفظ مُقدّس ہو تو یہ باب تفعیل سے اسم مفعول ہے۔ وہ جگہ جسے برکت دی گئی دونوں کے معنی قریباً ایک ہیں۔ ہاں باب تفعیل میں کثرت اور تکرار کے معنے پائے جاتے ہیں یعنی بہت بابرکت مقام یا جگہ اور ایک فرق یہ ہے کہ قدُسَ کا فعل اگر ثلاثی ہے تو لازم ہوگا اور قدّس متعدی ہو جائے گا۔

اس گذارش کا مقصد یہ ہے مَقدِس اور مُقدّس دونوں ٹھیک ہیں۔ اب رہا یہ سوال کہ ترجیح کس کو ہوگی۔ تو عرض ہے کہ میں نے اپنے استاد حضرت مولٰنا ابوالعطاء صاحب کو عرب سے جب واپس تشریف لائے بیت المقدِس یعنی ظرف مکان استعمال کرتے ہی سُنا۔ یہ مجھے اس وقت یاد نہیں کہ دال کی زبر سے آپ یہ لفظ بولتے تھے یا زیر سے یہ مجھے اسلئے کہنے کی ضرورت پیش آئی کہ تمام لغت والوں نے مَقدِس کو دال کی زیر سے ہی لکھا ہے۔ لیکن ظرفِ مکان کے قاعدہ کے لحاظ سے ظرفِ مکان مَقدَس ہونا چاہیے۔ لیکن کسی نے بھی دال کی زبر سے نہیں لکھا۔ اس صورت میں اس پر شاذ کا اطلاق ہوگا جیسے مَسجِد مَشرِق۔

آپ یا بیت المقدَّس کہیئے یا بیت المقدِس دونوں صحیح ہیں۔ پہلی صورت میں م کلمہ پر پیش یعنی ضم ہے۔ ق پر زبر دوسری صورت میں م پر زبر یعنی فتح ہے اور دال کلمہ کے نیچے زیر یعنی کسرہ مقدِس کہیں گے تو قرآن کی اتباع کی نیّت کر لیجئے۔ تو ثواب بھی ہوگا۔ مَقدِس بھی درست لیکن نہ مقدّس درست ہے نہ مَقدَس۔

بقیہ: صٓ۱ سے آگے

خوشی سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مصائب برداشت کرنے چاہئیں۔ اگر وہ خدا تعالیٰ پر سچّا ایمان رکھتی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ ہر مصیبت پر رضا بالقضا کا اعلیٰ نمونہ دکھائے۔ اپنے آپ کو کلی طور پر خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ڈال دے اور اس کے لئے مرنا خندہ پیشانی سے قبول کرے۔ اگر وہ ایسا کرے گی تو دنیا کی کوئی طاقت اسے ہلاک نہیں کر سکے گی۔ کیونکہ جو لوگ خدا کے لئے مرتے ہیں انہیں کوئی شخص مار نہیں سکتا۔ وہ ایک تنومند درخت کی طرح دنیا میں بڑھتے اور پھلتے اور پھولتے ہیں۔ جس کی جڑیں ایک طرف زمین کی پاتال تک چلی جاتی ہیں اور دوسری طرف اس کی شاخیں آسمان تک پھیل جاتی ہیں۔"

(خطبہ عید الاضحی فرمودہ ۲۶۔ اکتوبر ۱۹۴۷ء)

اپنے بچّوں کو نماز کا عادی بنائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا:۔ مکرم شمس الحق ضیاء صاحب کارکن دفتر وصیت کے والد مکرم شیخ عبدالحق صاحب آف فیض اللہ چک عرصہ دس ماہ سے ٹانگ ٹوٹ جانے کیوجہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی ہدایت کے مطابق اب سہارا لے کر چلنا شروع کر رہا ہے

○ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ تتلے عالی گوجرانوالہ کی والدہ صاحبہ کو بائیں طرف فالج ہو گیا ہے۔

○ مکرم عبدالمنان صاحب ناہید کی اہلیہ محترمہ کا دو دفعہ برین ٹیومر کے لئے اپریشن ہوا۔ پھر گھر میں گر گئیں اور بائیں ٹانگ کا اپریشن ہوا اب بستر پر ہیں۔ بائیں بازو اور ٹانگ میں حرکت نہیں ہے۔

○ مکرم صدر الدین کھوکھر صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ کراچی اور مکرم منظور احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے

احباب کرام کی خدمت میں ان کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

○ بعض تعلیمی اداروں میں سالانہ امتحانات ہو رہے ہیں کچھ امتحانات کے نتیجے عنقریب نکلنے والے ہیں۔ احباب تمام احمدی طلباء طالبات کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں

اعلان نکاح:۔ مکرم جاوید اقبال صاحب ابنِ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب ہنجرا ساکن گجرات کا نکاح مورخہ ۳۰ جنوری ۹۱ء کو ناصر ہال گجرات میں محترم عبدالرزاق صاحب آف منگلا مربی سلسلہ نے عزیزہ مصورہ مبین صاحبہ بنت مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب آف دھیر کے کلاں کے ساتھ مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے بابرکت کرے۔

ولادت:۔ مکرم مظفر احمد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲ جنوری ۹۱ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ازراہِ شفقت عزیزہ کا نام "انیلہ مظفر" عطا فرمایا ہے۔ نیز حضور ایدہ اللہ نے نومولودہ کا تحریکِ وقفِ نو میں وقف منظور فرمایا ہے۔

○ مکرم شمس الحق ضیاء صاحب کارکن دفتر وصیت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۴ نومبر ۹۰ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے جو تحریکِ وقفِ نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت عزیزہ کا نام عطیۃ النور شمس رکھا ہے۔ نومولودہ مکرم شیخ عبدالحق صاحب آف فیض اللہ چک کی پوتی اور مکرم ملک محمد اعظم صاحب محلہ دارالعلوم غربی کی نواسی ہے

احباب بچیوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خاندان کے لئے باعثِ رحمت ہوں اور قرۃ العین ہوں۔

سانحہ ارتحال مکرم حکیم احمد حسین صاحب چغتائی ولد حضرت حکیم محمد حسین صاحب المشہور حکیم مرہم عیسیٰ لاہور عرصہ چھ ماہ بیمار رہنے کے بعد ۲۶ جنوری ۱۹۹۱ء کو بوقت صبح وفات پا گئے تھے وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۷ سال تھی۔

○ مکرم مرزا قمر دین صاحب ابن مرزا فضل دین صاحب چند روز بیمار رہنے کے بعد ۲۸ جنوری ۹۱ء بروز پیر صبح سات بجے انتقال کر گئے۔ آپ کی عمر تقریباً ۸۸ سال تھی۔ آپ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب سابق سیکرٹری مال ناصر آباد ربوہ (جو ۱۹ جنوری ۹۰ء کو انتقال کر گئے تھے) کے والد محترم تھے۔

آپ نے اپنے پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں جو شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

پتہ درکار ہے:۔ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد عالم صاحب ساکن بستی بابا جھنڈا ضلع رحیم یار خان نے ۱۹۵۶ء میں وصیت کی تھی۔ اس کے بعد دفتر سے کوئی رابطہ نہیں اگر ان کا موجودہ پتہ کسی کو معلوم ہو یا خود پڑھیں تو دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کریں۔

نمایاں کامیابی:۔ پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب جماعت کی دعاؤں کا ایک اور نتیجہ پھل اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے کہ اسیرِ راہِ مولا عزیزم محمد الیاس صاحب منیر مربی سلسلہ احمدیہ بفضل اللہ تعالیٰ بی اے کے امتحان میں ۵۴۹/۸۰۰ نمبر لے کر پنجاب یونیورسٹی سے فرسٹ ڈویژن میں پاس ہو گئے ہیں۔

قبل ازیں ملتان کے تعلیمی بورڈ سے ایف اے کے امتحان میں وہ قومی ذہانت سکالرشپ کے مستحق بھی قرار دیئے گئے تھے۔ احباب کرام سے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے لئے اور جماعت کے لئے بابرکت فرمائے اور اس سے عظیم تر کامیابیوں کا پیش خیمہ بنا دے۔

محمد اسماعیل منیر
سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ

بقیہ: صفحہ ۸ سے آگے

ٹرک میسر آتے جائیں پہلے بیمار کمزور اور گود میں بچہ رکھنے والی عورتوں کو لڑکیوں اور چھوٹے بچوں کو بھیجا جائے۔ اسکے لئے محلوں کے پریذیڈنٹوں سے فہرستیں طلب کی جائیں آمدہ ٹرکوں میں گنجائش کے مطابق نہایت چھان بین اور غور و خوض کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) اپنے دستخطوں سے ٹکٹ جاری فرماتے اور ساری ساری رات اپنے عملے سمیت اس کام میں مصروف رہتے اسکا اندازہ مجھے اس سے ہوا کہ پہلی دفعہ میرے گھر کی مستورات کا ٹکٹ رات کے قریباً ۲ بجے پہنچا۔ مگر بارش کیوجہ سے سوار نہ کرایا جا سکا۔ دوسری دفعہ بھی ٹکٹ رات کے بارہ بجے کے بعد پہنچا۔ جب چند ٹرک پہنچتے تو انکی واپسی کے انتظامات شروع کر دیئے جاتے اور روز بروز نازک سے نازک تر ہوتے جاتے والے حالات کے پیش نظر اس بات کی انتہائی کوشش کی جاتی کہ زیادہ سے زیادہ عورتوں اور بچوں کو بھیجا جا سکے۔ اسوجہ سے کم از کم اور نہایت ضروری سامان عام طور پر پہننے کے کچھ کپڑے اور ایک آدھ بستر لے جانے کی تاکید کی جاتی۔ چونکہ ارد گرد کے دیہات کے بے شمار پناہ گزین بھی جمع تھے اور وہ ٹرکوں میں سوار ہونے کیلئے بے تحاشہ یورش کر دیتے تھے۔ اسلئے جن کو ٹکٹ دیئے جاتے انکا سوار ہونا بہت مشکل ہو جاتا اور انتظامات میں بہت گڑبڑ پیدا ہو جاتی۔ اسکے علاوہ مسلح ملٹری کی دخل اندازی مشکلات کو انتہا تک پہنچا دیتی تھی۔ مگر باوجود اسکے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے صاحبزادگان ہر قسم کی مشکلات پر غالب آنے اور خواتین کو سوار کرانے کیلئے بذاتِ خود نہایت تندہی سے مصروف ہوتے اسی طرح یہ نہایت مشکل کام سرانجام پا سکتا تھا۔ لیکن جہاں دوسرے پہلوؤں سے ملٹری اور پولیس کا ظلم و تشدد بڑھتا گیا۔ وہاں خواتین کی روانگی میں بھی ملٹری نے انتہائی مشکلات پیدا کرنی شروع کر دیں۔ اور بات بات میں مداخلت کرنے اور جبر و ستم کا مظاہرہ کرنے پر تل گئی۔ ایک دن جب کہ انتظام کے ماتحت ہمارے اپنے دس بارہ ٹرک احمدی عورتوں کو لے جانے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ عورتیں اور بچے ان میں سوار ہو چکے تھے کہ ملٹری نے حکم دیا کہ آدھے ٹرک فوراً خالی کر دیئے جائیں ان میں ہم اپنی مرضی سے لوگوں کو سوار کرائیں گے۔ اس پر جب صدائے احتجاج بلند کی گئی تو ہندو ملٹری نے سب ٹرکوں پر قبضہ کر کے نہایت بے دردی اور سفاکی سے پردہ دار عورتوں اور چھوٹے بچوں کو گھسیٹ گھسیٹ کر پھینک دیا۔ اور اسطرح ٹرک خالی کر کے لے گئی۔

ملٹری کے اس طریق عمل سے نہ صرف سلسلہ کے انتظام کے ماتحت اور احمدی ملٹری افسروں کی حفاظت میں آئے ہوئے ٹرکوں میں سوار ہونے سے احمدی خواتین اور احمدی بچے رہ گئے بلکہ ایک کو جو ٹرین بھی آئیں اور تھوڑا بہت سامان جو انکے ساتھ تھا وہ برباد ہو گیا۔ پھر حکومت کی طرف سے جو اس قسم کے اعلانات کئے جا رہے تھے کہ پناہ گزینوں کی تلاشی نہیں لی جاتی۔ سوائے اسلحہ کی تلاشی کے۔ اور نہ ان سے کوئی اسباب چھینا جاتا ہے۔ لیکن قادیان میں اس تشدد اور سختی سے ایک ایک بستر اور ایک ایک ٹرنک کھول کر دیکھا جاتا۔ اور چھان بین کی جاتی کہ کوئی کام کی چیز باقی نہ رہ جاتی اور اس میں اتنی سرگرمی اور انہماک کا اظہار کیا جاتا کہ کئی بار تھوڑے تھوڑے ٹرکوں کو محض اس لئے رات بھر وہیں رکنا پڑا کہ انکی تلاشی ختم نہ ہو سکی۔ اسطرح عورتوں اور بچوں کو نہ صرف ساری رات کھلے میدان میں خوف و خطر کے اندر پڑے رہنا پڑا بلکہ کھانے پینے اور حوائج ضروریہ پورا کرنے میں بھی انتہائی تکلیف اٹھانی پڑتی۔

(تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد دوم)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

اگر تم اس دنیا میں آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو خدا کی طرف جھک جاؤ اور اپنی اصلاح کر لو اور پورے طور پر خدا کے ہو جاؤ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

قادیان سے عورتوں اور بچوں کے انخلاء کے متعلق محترم خواجہ غلام نبی صاحب نے اپنی ذاتی واقفیت اور چشم دید حالات کی بناء پر اس کارنامے پر بڑی عمدگی کے ساتھ تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ آپ لکھتے ہیں "قادیان کے ارد گرد کے مسلمان دیہات پر سکھوں کے مظالم جب روز بروز بڑھنے لگے لوٹ مار قتل و غارت اور آتشزنی کے واقعات میں غیر معمولی اضافہ ہونے لگا۔ ملٹری اور پولیس لٹیروں اور غنڈوں کی زیادہ سے زیادہ امداد کرنے اور مسلمانوں کی تباہی کو انتہا تک پہنچانے میں منہمک ہو گئی اور خطرات کا سیلاب زیادہ سے زیادہ شدت کے ساتھ قادیان کے قریب سے قریب تر پہنچنے لگا تو حفاظتی اور دفاعی انتظامات کے سلسلے میں خواتین اور بچوں کی حفاظت کی طرف حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاص توجہ مبذول فرمائی اور حضور کے ارشاد کے ماتحت لجنہ اماء اللہ کی کارکن خواتین نے ایسی مستورات کی فہرست تیار کی جنہیں ضعفِ قلب کی تکلیف یا اور کوئی عارضہ لاحق تھا۔ تاکہ سب سے پہلے انکو قادیان سے باہر محفوظ مقام پر پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے کہ پہلے پہل اس قسم کی فہرست میں نام درج کرانے سے ایسی بہت سی خواتین نے انکار کر دیا جنہیں کوئی نہ کوئی عارضہ تو لاحق تھا۔ لیکن دل بہت مضبوط تھے۔ انکی خواہش تھی جسکا انہوں نے باصرار اظہار بھی کیا کہ موت کے خطرہ سے انہیں قادیان سے باہر نہ بھیجا جائے۔ اگر اب موت ہی مقدر ہے تو قادیان سے بہتر جگہ اور کونسی ہو سکتی ہے۔ پھر ان کا یہ بھی مطالبہ تھا کہ خطرہ کے وقت ممکن خدمات سرانجام دینے کے موقعے سے انہیں کیوں محروم کیا جاتا ہے۔ لیکن جب بتایا گیا کہ انکی موجودگی مردوں کی سرگرمیوں میں مشکلات اور رکاوٹیں پیدا کرنیکا موجب ہو گی اور دشمن کا مقابلہ اس اطمینان اور انہماک سے نہ ہو سکے گا جو انکے چلے جانے کے بعد کیا جا سکتا ہے تو وہ بادل ناخواستہ قادیان سے باہر جانے پر آمادہ ہو سکیں۔ چونکہ خواتین اور بچوں کو محفوظ طریق سے باہر بھیجنے میں سخت مشکلات درپیش تھیں ذرائع آمد و رفت بالکل مفقود تھے اور راستے کے خطرات بے شمار۔ سرکاری حفاظت میں لاریوں اور ٹرکوں کا ملنا نہایت دشوار تھا۔ ان حالات میں تجویز یہ کی گئی کہ جوں جوں

باقی صـــ پر

ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے درج ذیل آسامیوں کی ضرورت ہے۔

۱۔ آفس ورک (کلرک) تعلیم میٹرک۔ لکھائی خوشخط۔ عمر کم از کم ۳۰ سال ہو۔

۲۔ آٹو پارٹس ربڑ مولڈر

میاں بھائی

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

فون:- ۲۲۳۳۷۲ - ۲۲۳۳۷۳

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم شمالی افریقہ کے ممالک کے دورہ کے سلسلہ میں لیبیا۔ الجزائر۔ مراکش اور تیونس کے سربراہوں سے ملاقات کریں گے۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے تیونس میں فلسطینی رہنما یاسر عرفات سے ملاقات کی ہے۔ وہ حکومت ایران کی دعوت پر تہران بھی جائیں گی۔

○ وزیر اعظم نے قومی معیشت میں آزادانہ اور مسابقت کا ماحول پیدا کرنے کے لئے سرمایہ اور زر مبادلہ پر سے تمام پابندیاں ختم کرنے کا اعلان کیا ہے نئے قانون کے مطابق کسی بھی پاکستانی یا غیر ملکی پر بیرونی کرنسی یا زر مبادلہ ملک میں لانے رکھنے یا لے جانے پر کوئی پابندی نہیں ہو گی۔

○ حکومت ہر سال ایک بہترین ٹیکس دہندہ ایک بہترین برآمد کنندہ اور ایک بہترین سرمایہ کار کو "تمغہ حسن کارکردگی" دیا کرے گی۔

○ وزیر اعظم نے بتایا ہے کہ ملک کا کاروبار معیشت حتی کہ ترقیاتی بجٹ کے علاوہ ریونیو بجٹ بھی ادھار پر چل رہے ہیں۔

○ پانچ کمپنیوں کے ایک گروپ نے قومی فضائی کمپنی پی آئی اے کو خریدنے کی پیشکش کی ہے۔

○ پاک فضائیہ کا ایک چینی ساخت کا طیارہ ٹھٹھہ کے قریب گر کر تباہ ہو گیا۔

○ کراچی میں جمعرات کو ایک سینما میں بم کا زبردست دھماکہ ہوا۔ اس وقت شو چل رہا تھا مگر ایک ملازم نے بم کو پھٹنے سے پہلے دیکھ لیا اور شور مچا کر سب لوگوں کو باہر نکال لیا۔

○ صوبہ سرحد کی حکومت نے وزیر اعظم آزاد کشمیر ممتاز حسین راٹھور کے پشاور میں داخلے پر پابندی لگا دی ہے۔

○ راولپنڈی سے کوئٹہ جانے والی کوئٹہ ایکسپریس کے سلیپر کلاس میں سفر کرنے والے مسافروں کو صادق آباد کے قریب ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ ایک مسافر ڈاکوؤں کی فائرنگ سے شدید زخمی ہو گیا۔ پولیس نے ڈاکوؤں پر فائرنگ کی مگر وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

غیر ملکی خبریں

○ عراق نے ہفتہ کی صبح کو اسرائیل پر سکڈ میزائیل سے حملہ کیا۔ اس سے قبل جمعہ کو ریاض اور دہران پر بھی سکڈ میزائیل پھینکے گئے۔

○ اتحادی فضائیہ نے عراق۔ اور کویت پر اپنے حملے تیز کر دئیے ہیں اور متعدد پلوں۔ سڑکوں اور فوجی تنصیبات کو تباہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ امریکہ کا ایک نیا بحری بیڑہ جو ۱۷ ہزار فوجیوں اور جدید ترین توپوں۔ لانچروں اور طیارہ شکن میزائیلوں سے لیس ہے خلیج کی طرف بڑھ رہا ہے۔

○ تین اتحادی ہیلی کاپٹر اور ایک امریکی بڑا طیارہ شمالی خلیج میں گر کر تباہ ہو گئے۔

○ سری لنکا کے شمالی علاقہ میں علیحدگی پسندوں کے ساتھ تصادم میں ۲۹ تامل باغی اور ۹ فوجی ہلاک ہو گئے۔

○ بھارت کے شہر لکھنؤ میں بموں کے دھماکوں میں ۱۶ افراد کے ہلاک ہونے کی خبر ملی ہے۔

○ امریکہ کے صدر نے اردن کے شاہ حسین کی اس تقریر پر سخت برہمی کا اظہار کیا ہے جس میں انہوں نے اتحادی افواج کی طرف سے عراقی آبادی پر بمباری پر نکتہ چینی کی تھی۔

○ برطانوی وزیر اعظم نے جمعرات کو اپنی رہائش گاہ پر بموں کے دھماکوں کو کابینہ کو ہلاک کرنے کی سوچی سمجھی سازش قرار دیا ہے۔ آئرلینڈ کی دہشت گرد تنظیم نے اس حملہ کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔

○ روسی فضائیہ کا ایک جنرل طیارے کے حادثے میں ہلاک ہو گیا۔ حکومت نے حادثہ کی وجہ اور تفصیلات نہیں بتائیں۔

سرکن دا اپھارہ

نیز دیگر امراض حیوانات مثلاً منہ کھر، زہر باد، سوزشِ پستان، فالج، ٹک، تھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، داد، چیچک وغیرہ کے لئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹ سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔

(ویٹرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں)

لاہور: ـــــ پاکستان میڈیکوز لوئر مال

کراچی: ـــــ شہزاد میڈیکل سٹور بھینس کالونی روڈ نمبر 5 لانڈھی

فیصل آباد: ـــــ میاں شادی میڈیسن۔ گول امین پور بازار

راولپنڈی: ـــــ جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار

ملتان: ـــــ زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ

رحیم یار خان: رحمن میڈیکل سٹور۔ کچی منڈی لیاقت پور رحیم یار خان

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

لاہور — کراچی

ہیڈ آفس ربوہ فون ۷۷۱ - ۶۰۶